خانقاہ برکاتیہ
اور مشائخ بریلی و بدایوں

محمد راحت خان قادری
بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور
شکار پور چودھری، ایئرفورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف
www.faizanetajushshariya.com
Mob. +919457919474, +919058145698
Email: mrkmqadri@gmail.com

مارہرہ مطہرہ اور بریلی و بدایوں شریف پر ایک مختصر تحریر

خانقاہ برکاتیہ اور مشائخ بریلی و بدایوں

محمد راحت خان قادری
بانی و ناظم اعلیٰ دار العلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور

شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

نام کتاب	خانقاہ برکاتیہ اور مشائخ بریلی و بدایوں
مرتب	محمد راحت خان قادری.....شاہجہانپوری
پروف ریڈنگ	مفتی محمد معین الدین خان برکاتی
	شیخ الادب جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف
صفحات	16
سال اشاعت	۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء
ناشر	المکتب النور بریلی شریف یوپی

PUBLISHER:

ALMAKTABUN-NOOR

Shikarpur Chudhari Near Izzatnagar
Bareilly Shareef (U.P.) India Pin:243122
Mob:+919457919474, +919058145698
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com
Website: www.faizanetajushshariya.com

شرف انتساب

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ.................(وفات ۱۳۴۰ھ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ الشاہ امجد علی اعظمی قدس سرہ........(وفات ۱۳۶۷ھ)

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا قادری قدس سرہ.......(وفات ۱۴۰۲ھ)

جلالۃ العلم علامہ الشاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی قدس سرہ........(وفات ۱۳۹۶ھ)

صاحب تصانیف کثیرہ علامہ عبد الحکیم اختر خان شاہجہانپوری قدس سرہ....(وفات ۱۴۰۲ھ)

غبارِ درِ اولیا و سادات

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

رکن المکتب النور، بانی و ناظم دار العلوم فیضان تاج الشریعہ

شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

نذرِ عقیدت

میں اپنی اس ادنیٰ وحقیر کاوش کو اپنے مرشد ومربی وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ فی الھند، تاج الشریعہ حضرت **علامہ اختر رضاخان قادری ازہری** دامت برکاتہم العالیہ کی نذر کرتا ہوں جن کا وجودِ مسعود سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کے لیے نشانِ امتیاز ہے، جن کا نقش قدم بھٹکتی سسکتی انسانیت کے لیے اس فتنوں بھرے دور میں نشانِ راہِ منزل ہے، جن کی شخصیت ہند وسندھ، عرب وعجم اور شرق وغرب میں مشہور ومعروف اور مقبول ومحترم ہے، جن کی نگاہ فیض سے میرے دل کے اندر کچھ کرگزرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اپنے مشفق اساتذۂ کرام اور والدین کریمین کی نذر کرتا ہوں جن کی دعائیں اور محنتیں ہر مشکل وقت میں مجھ کو آسانیاں فراہم کرتی ہیں۔

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

خانقاہ برکاتیہ

اور مشائخ بریلی و بدایوں

مشائخ مارہرہ وبدایوں

تاج الفحول حضرت علامہ عبدالقادر ابن سیف اللہ المسلول علامہ فضل رسول ابن حضرت مولانا شاہ عبدالمجید عین الحق ابن حضرت مولانا شاہ عبدالحمید بدایونی ابن مولانا محمد سعید ابن مولانا محمد شریف ابن مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین سے ہوتا ہوا سلسلۂ نسب جامع قرآن حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ علیہ تک پہونچتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالحمید بدایونی آپ ۱۱۵۲ھ میں پیدا ہوئے۔علم وفضل سے آراستہ تھے زبان میں اتنی تاثیر تھی کہ جس کے لئے دعا فرما دیتے اس کی بگڑی بن جاتی۔شمس مارہرہ حضرت سیدنا شمس الدین مولانا آل احمد اچھے میاں مارہروی قدس سرہ سے بیعت وخلافت حاصل تھی اور لوگوں کے اصرار کے باوجود آپ نے کسی کو مرید نہیں کیا۔

آپ کے بڑے صاحب زادے حضرت مولانا شاہ عبدالمجید عین الحق رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۱۱۷۷ھ میں پیدا ہوئے اور علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد اپنے فطری جذبۂ سے شیخ کامل کی تلاش وجستجو میں سفر کا سلسلہ شروع کیا کہیں تشفی حاصل نہ ہوسکی۔ چنانچہ ایک دن سوتے ہوئے قسمت کی معراج ہوئی کہ خواب میں سیدالمرسلین حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک نورانی تخت پر جلوہ افروز ہیں اور ارد گرد دور تک صحابۂ کرام واولیائے عظام حلقہ باندھے ہوئے تشریف فرما ہیں۔انہیں نورانی ہستیوں میں حضور غوث اعظم، حضرت بابا فرید اور حضرت اچھے میاں بھی موجود ہیں۔حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غوث اعظم کی جانب اشارہ فرمایا اور غوث اعظم نے آپ کا ہاتھ حضرت اچھے میاں کے دست مبارک میں دے دیا۔ جب آپ صبح کو بیدار ہوئے تو بصد شوق بارگاہ مرشد حق حضرت اچھے میاں سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

اور شیخ کی عقیدت و محبت میں ایسے سرشار ہوئے کہ ایک لمحہ کے لئے جدائی گوارہ نہ فرماتے جب حکم ہوتا تو گھر آتے اور جلد ہی اہل خانہ کی ضروریات کی تکمیل کر کے واپس ہو جاتے۔

حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی اور حضرت سید غلام محی الدین مارہروی علیہما الرحمہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ کے اکلوتے صاحبزادے سیف اللہ المسلول حضرت علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ آپ کے خلفا میں سے ہیں۔علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد جب لکھنؤ سے بدایوں آئے تو حضرت والدگرامی چونکہ مارہرہ میں موجود تھے لہٰذا والد محترم اور اچھے میاں کی قدم بوسی کے لئے وہاں حاضر ہوئے۔ اور وہاں اقامت کے دوران ہی حضرت اچھے میاں نے تحصیل علم طب کا حکم دیا دو سال میں اس کی تکمیل کی۔اوراس کے بعد پوری زندگی خدمت دین میں مصروف رہے۔۱۲۸۹ھ میں اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔خاتم الاسلاف حضرت مولانا سید محمد صادق میاں برکاتی قدس سرہ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحبزادے تاج الفحول محبّ رسول علامہ عبدالقادر قادری بدایونی کی ولادت ۱۲۵۳ھ میں ہوئی۔ جب علوم عقلیہ ونقلیہ کے امام کامل ہوگئے تو سیف اللہ المسلول نے آپ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت فرمایا اور وہ فیوض و برکات جو آپ کو اپنے والد محترم سے حاصل ہوئے یک لخت آپ کو عنایت فرمادئے۔(ماخوذ از: تاج الفحول حیات وخدمات)

مشائخ مارہرہ و بریلی

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی ولادت ۱۲۷۲ھ کو بریلی شریف میں ہوئی۔۱۳؍سال ۱۰؍ماہ ۴؍دن کی عمر سے باقاعدہ مسند افتا پر فائز ہوگئے۔

۱۲۹۴ھ تقریبا ۲۲ر سال کی عمر میں اپنے والد ماجد حضرت مفتی نقی علی خاں صاحب اور تاج الفحول حضرت مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالی علیہما کے ساتھ حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے، جنہوں نے آپ کو بیعت وخلافت سے مشرف فرمایا، تمام سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت کے ساتھ ساتھ مصافحات اربعہ کی اسناد سے بھی نوازا۔ مرشد برحق حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا:

''اگر قیامت کے دن اللہ تعالی مجھ سے دریافت فرمائے گا کہ میرے لئے کیا لائے ہو؟ تو مولانا احمد رضا صاحب کو پیش کردوں گا''۔

آپ نے پوری زندگی علم دین کی خدمت اور ایمان کی حفاظت کرنے میں گزاری۔ اور ۱۳۴۰ھ کو وصال فرمایا۔

آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو حضور سید شاہ ابوالحسین نوری میاں مارہروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بھی اجازت وخلافت کا شرف حاصل تھا۔ دوسرے صاحبزادے مصطفی رضا خاں نوری مفتی اعظم ہند بریلوی علیہ الرحمہ کہ جب آپ کی عمر شریف ۶ر مہینہ تھی تو حضرت سید ابوالحسین احمد نوری مارہروی علیہ الرحمہ نے آپ کو اپنی آغوش مبارک میں لے کر داخل سلسلہ فرمایا اور اپنی مبارک انگلیاں آپ کے منہ میں داخل کیں اور آپ کو تمام سلاسل طریقت کی اجازت وخلافت سے نواز کر والد ماجد سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی سے ارشاد فرمایا: ''یہ بچہ ولی ہے'' اس کی نگاہوں سے لاکھوں گمراہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے۔ یہ فیض کا دریا بہائے گا۔ (ملخصا ماخوذ از فیضان شجرۂ رضاص: ۱۱۱ تا ۱۳۲)

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی اپنے پیر خانے اسے محبت اور تواضع انکساری کا کیا عالم تھا اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

''اگرچہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز ایک زمانہ تک براہِ تواضع وانکساری کسی کو بیعت نہیں کرتے تھے لیکن جب حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب مارہروی بریلی تشریف لاتے تو اعلیٰ حضرت سب لوگوں کو انہیں سے بیعت ہونے کے متعلق ہدایت کرتے، اس میں فقط اہل شہر یا دوسرے ہی حضرات کی خصوصیت نہ تھی بلکہ انہوں نے اپنے عزیز واقارب حتی کہ اپنے صاحبزادوں کو بھی حضرت میاں صاحب قبلہ (حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں قدس سرہ) ہی سے بیعت کرا دیا۔ ہاں جب لوگوں کا شوق غالب ہوا اور بعض حضرات نے اصرار کیا کہ مجھے تو حضور ہی سے اعتقاد ہے، میں تو حضور ہی کا مرید ہوں گا، اور حضرت میاں صاحب نے بھی بہت مجبور کیا کہ جب حضرت پیر و مرشد نے اجازت وخلافت عطا فرمائی ہے تو اس کا مقصد یہی ہے کہ آپ سلسلے کو پھیلائیں اور لوگوں کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں منسلک کریں، اس وقت سے اعلیٰ حضرت نے مجبوراً بیعت لینی شروع کی۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد دوم ص:۲۸۴،۲۸۵)

حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں قدس سرہ سے اعلی حضرت قدس سرہ کی محبت کا اندازہ کرنا ہو تو اس قصیدے کو دیکھیے کہ جس کو آپ نے اردو زبان میں ۱۳۱۵ھ میں تحریر فرمایا اور اس کا تاریخی نام ''مشرقستان قدس'' رکھا اس کا مطلع یہ ہے:

ماہ سیما ہے احمد نوری   مہر جلوہ ہے احمد نوری

مقطع یوں ہے:

کیوں رضا تم ملول ہوتے ہو   ہاں تمہارا ہے احمد نوری

آج کے اس بے راہ روی کے دور میں دنیا سے علم وعلما رخصت ہو رہے ہیں کم علم یا علم کا صحیح استعمال نہ کرنے والے، اور وہ افراد جو کہ کسی خانقاہ سے متعلق ہیں ان میں کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو علم سے کوئی شغف نہیں اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو وقت

کا سب سے بڑا مفتی، سب سے بڑا عالم اور سب سے بڑا محدث و محقق سمجھتے ہیں اور اجلہ علمائے کرام کی تحقیر و تذلیل ان کا پیشہ ہوگیا ہے۔ کچھ اہل علم بھی ایسے ہیں کہ جن کو اگر تھوڑا کچھ آ گیا یا کسی یونیورسٹی سے کوئی سند ہاتھ لگ گئی تو وہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیقات پر انگلیاں اٹھانے لگے کوئی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ذکر کردہ احادیث کو ضعیف و موضوع ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کوئی ان کے بیان کردہ مسائل سے جدید تحقیقات کے نام پر انحراف کرتا ہے۔

حضرت تاج العلما مارہروی قدس سرہ کی ذات ان کے لئے نشان راہ منزل کا درجہ رکھتی ہے کہ آپ اپنے وقت کے ایک بہت بڑے عالم، بلند رتبہ مفتی، عظیم محدث اور زبردست مفسر ہونے کے ساتھ کثیر المطالعہ بزرگ تھے۔ حافظہ قوی تھا، نہایت ذہین وفطین، نکتہ رس اور طباع تھے، جو کچھ پڑھتے محفوظ رکھتے تھے۔ اس کے باوجود اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے اس قدر متاثر تھے کہ آپ سے کچھ پڑھا بھی نہیں تھا پھر بھی انہیں اپنا استاذ ہی سمجھتے تھے۔

تحریر فرماتے ہیں:

''اور فقیر کو اگرچہ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا صاحب بریلوی قدس سرہ سے تلمذ رسمی حاصل نہیں، مگر فقیر ان کو اپنے اکثر اساتذہ سے بہتر و برتر اپنا استاذ جانتا ہے۔ ان کی تقریرات و تحریرات سے فقیر کو بہت کثیر فوائد دینی و علمی حاصل ہوئے، اور چوں کہ تحریر و تقریر میں ان کا طریقہ بے لوث اور مواخذات صوری و معنوی و شرعی و عرفی سے منزہ مبرا ثابت محقق ہوا۔ لہذا فقیر بھی تا بہ وسعت ان کے طریقہ کا اتباع کرنا پسند کرتا ہے۔'' (تاریخ خاندان برکات ص:٦٦)

منقبت درشانِ اعلی حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی

مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے حضور تاج العلما علیہ الرحمہ کو کیسا قلبی لگاؤ تھا اس کا اندازہ ان کی لکھی ہوئی منقبت کے ان اشعار سے لگایا جا سکتا ہے:

۱۔ شمع بزم اولیا احمد رضا نور چشم اتقیا احمد رضا

۲۔ دین احمد کا مجدد بالیقین سچا عبدالمصطفے احمد رضا

۳۔ صدر بزم عالمان دین حق کاملوں کا پیشوا احمد رضا

۴۔ غرق بحر شرع از سر تابہ پا حب احمد میں فنا احمد رضا

۵۔ تیری الفت میرے مرشد نے مجھے دی ہے گھٹی میں پلا احمد رضا

۶۔ مجھ پہ بے حد تھا ترا لطف وکرم ہے بھی اور ہو بھی سدا احمد رضا

۷۔ لاکھ حاسد کچھ بکیں لیکن فقیر تیرا تیرا ہے ترا احمد رضا

مشائخ مارہرہ مقدسہ اور عرس رضوی

مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا عرس مبارک آج صرف ہند ہی میں نہیں بلکہ عالمی پیمانے پر بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے آپ سے مشائخ مارہرہ مقدسہ کتنی عقیدت ومحبت فرماتے تھے اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ حضور سیدی اعلی حضرت قدس سرہ کا قل شریف درگاہ معلیٰ برکاتیہ مارہرہ

مقدسہ میں قدیم زمانے سے ہی منعقد کیا کرتے تھے۔

'' یکشنبہ ۲۵ رصفر کو بعد نماز فجر ختم قرآن مجید درگاہ معلٰی برکاتیہ میں کرا کر اندرون روضۂ مبارکہ حضور صاحب البرکات قدس سرہ مجلس قل شریف اعلیٰ حضرت امام اہلسنت قدس سرہ منعقد ہوئی۔ برخوردار نور الابصار مولوی حافظ قاری سید آل مصطفےٰ سلمہ اللہ تعالی نے بیان میلاد مبارک معہ قیام وسلام شریف کیا، اور نعت شریف پڑھی گئی، اور بعد پنج آیت شریف وشجرۂ مبارکہ شیرینی پر نیاز ہوکر وہ تقسیم ہوئی۔ فقیر (تاج العلما) نے خاص طور پر سورت یٰسین شریف ودیگر آیات مبارکہ وکلمۂ طیبہ ودرود شریف وادعیۂ مبارکہ کے ثواب کی نظر پیش کی۔ اس قل شریف کے بعد سب مہمانان عرس شریف اپنے اپنے مقامات کے لئے رخصت ہوگئے۔ اور بفضلہٖ تعالی عرس شریف بخیر و برکت وعافیت تمام ہوا۔ دوران عرس شریف میں فتاوی اہل السنن، مختصر روداد جماعت شرعی فرمان، برکاتی پیغام وبعض دیگر رسائل منجانب عرس شریف و جماعت اہل سنت مارہرہ حاضرین ومہمانان عرس شریف مقامی وبیرونی میں بلا قیمت بنظر ثواب وتبلیغ دین وسنت تقسیم ہوئے۔ اور بیرونجات (باہری لوگوں) کو لیجا کر تقسیم کرنے کے لئے دیئے گئے۔ اللہ عزوجل کریم ورحیم عم نوالہ اس باخیر وبرکت اجتماع اہلسنت وبرادران قادریت وبرکاتیت کو روز افزوں ترقی خیر وبرکت وخلوص وللّٰہیت کامیابی وبامرادی کے ساتھ ہمیشہ قائم رکھے اور فقیر کو زندگی بھر اس خدمت کی بخلوص وللّٰہیت توفیق دے اور سعادت بخشے اور جمیع کارکنان ومفادنان عرس شریف کو جو اس فقیر بے مایہ کے دامے، درمے، قدمے، سخنے کسی طرح بھی معین ومددگار محض بوجہ اللہ تعالی ہوتے ہیں دارین میں بہترین جزائے خیر دے۔ آمین بجاہ النبی الامین المکین علیہ الصلاۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ وعلینا لھم ومعھم برحمتك یا ارحم الراحمین۔'' (اہلسنت کی آواز جلد دوم حصہ ۱۰/۱۱)

مشائخ بدایوں وبریلی

نہ تو مجھ سے جدا نہ میں تجھ سے　　میں تیرا تو میرا محبّ رسول
غلطی کی ترمرا کیسا　　تو من ومن تو محبّ رسول

(چراغ انس ص:۳۳)

آیۃ من آیات رب العالمین، معجزۃ من معجزات سید المرسلین، مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی اور تاج الفحول محبّ رسول علامہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہما کے درمیان الفت ومحبت، اور فکری ہم آہنگی ایسی تھی جو کہ بعد والوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کہ جس کا سبب حمایت دین متین کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔ ابوالقاسم سید شاہ اسمٰعیل حسن میاں صاحب کا بیان ہے کہ ''جس طرح مولانا احمد رضا خاں صاحب مولانا عبدالقادر کی عزت کرتے اسی طرح مولانا عبدالقادر ان سے محبت کرتے ان کی خاطر داری فرماتے ان کی حمایت کے ہر موقع پر کوشاں رہتے۔ بدایوں سے مفصلہ کے گروہ کی بغرض مناظرہ ومباحثہ بریلی جانے کی خبر مسموع ہوئی مولانا عبدالقادر صاحب نے فورا بریلی جانے کے لئے سامان درست فرمالیا مگر روانگی سے قبل معلوم ہوگیا کہ وہ گروہ تاب مقابلہ نہ لاکر بھاگ آیا۔ اس لئے ارادۂ سفر ملتوی فرمادیا۔ (حیات اعلی حضرت ص:۱۹۷)

علم وعمل، تقوی وطہارت، حق گوئی وبے باکی اور خدمت دین متین کی وجہ حضرت تاج الفحول علیہ الرحمہ اعلی حضرت کے صرف مداح ہی نہیں بلکہ عاشق صادق اور محبّ ومخلص تھے۔ ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ '' جتنے اہل سنت ہیں

سب اعلی حضرت کے مداح بلکہ عاشق صادق، محبّ مخلص ہیں۔ ان سب میں بالخصوص یہ چند حضرات: حضرت سید شاہ ابوالحسین نوری میاں صاحب مارہروی علیہ الرحمہ، حضرت سیدنا شاہ اسمٰعیل حسن میاں مارہروی علیہ الرحمہ، حضرت تاج الفحول محبّ رسول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی علیہ الرحمہ''۔ (حیات اعلی حضرت جلد اول ص:۶۳)

تاج الفحول کے مبارک خطاب سے محبّ رسول قادری کو اعلی حضرت نے یاد فرمایا آپ ارشاد فرماتے ہیں:

چودھویں صدی کے علما میں باعتبار دین ونصرت سنت نیز بلحاظ تفقہ حضرت مولانا مولوی عبدالقادر صاحب بدیونی رحمۃ اللہ تعالی کا پایا اکثر معاصرین سے ارفع تھا۔ ایام ندوہ میں اور اس کے بعد جب فقیر نے سرگرم حامیان دین کے خطاب تجویز کئے۔ حضرت بدایونی قدس سرہ کو تاج الفحول سے تعبیر کیا جو آج تک ان کے اخلاف میں مقول ومقبول ہے۔ اور بیشک باعتبارات مذکورہ وہ اس کے اہل تھے۔ (فتاوی رضویہ جلد ششم ص:۳۶۶، ۳۶۷)

اعلیٰ حضرت کے والد ماجد امام المتکلمین حضرت علامہ نقی علی قدس سرہ بھی تاج الفحول محبّ الرسول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہ پر حد درجہ اعتماد فرماتے تھے حتی کے آپ نے بیعت کے لیے شیخ کا انتخاب انہیں کے اعتماد پر کیا جیسا کہ اقتباس سے ظاہر ہے:

''آپ امر بیعت میں مجھ پر اعتماد رکھتے ہیں تو جس جگہ مناسب جان کر میں آپ کو بیعت کرادوں وہاں منظور کر لیجیے'' (حیات اعلیٰ حضرت جلد دوم ص:۲۹۰)

اعلی حضرت قدس سرہ کے مارہرہ مطہرہ سے بیعت ہونا حضرت علامہ تاج الفحول قدس سرہ کے لئے کتنا خوشی کا باعث تھا اس کا انداہ اس اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

''مولانا احمد رضا خاں صاحب کا حضرت سے بیعت ہوجانا ان کے لیے بھی اچھا ہوا اور میرے لیے بھی اچھا ہوا''۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد دوم ص:۲۹۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ بھی تاج الفحول محبّ الرسول علامہ شاہ عبد القادر بدایونی قدس سرہ سے حددرجہ محبت فرماتے تھے جس کی واضح دلیل آپ کے وہ قصائد ہیں جو آپ نے سیف اللہ المسلول قدس سرہ کی مدح میں تحریر فرمائے۔

ان میں سے پہلا قصیدہ اردو زبان میں ہے جو آپ نے ۱۳۱۵ھ میں تحریر فرمایا جس کا تاریخی نام ''چراغ انس'' ۱۳۱۵ھ رکھا اس کا مطلع یہ ہے:

اے امام الہدیٰ محبّ رسول — دین کے مقتدیٰ محبّ رسول

دوسرے دو قصیدے عربی زبان میں ہیں جن کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے سیف اللہ المسلول قدس سرہ کے عرس منعقدہ ۱۳۰۰ھ میں پیش فرمایا تھا ان دونوں قصیدوں میں آپ نے سیف اللہ المسلول قدس سرسے غایت درجہ الفت ومحبت کا اظہار فرمانے کے ساتھ ساتھ ان کے فضل کمال کو بیان کیا ہے۔ ان قصائد میں پہلا قصیدہ نونیہ ہے جس کا تاریخی نام ''مدائح فضل الرسول'' ہے اس کے اشعار کی تعداد ۲۴۳ر ہے۔ دوسرا قصیدہ دالیہ ہے اس کا تاریخی نام ''حمایدفضل الرسول'' ہے یہ ۷۰راشعار پر مشتمل ہے۔ مجموعی تعداد ۳۱۳ر ہوتی ہے یہ تعداد بھی اصحاب بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نسبت سے رکھی گئی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے مقدمہ میں ذکر فرمایا ہے۔

محمد راحت خاں قادری

رکن المکتب النور، بانی وناظم دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ

Email: mrkmqadri@gmail.com